سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

(منگل 16، جمعتہ المبارک 19، سوموار 22، منگل 23، بدھ 24، جمعرات 25-اکتوبر، 8-نومبر 2018)
(یوم الثلاثہ 6، یوم الجمع 9، یوم الاثنین 12، یوم الثلاثہ 13، یوم الاربعاء 14، یوم الخمیس 15، یوم الخمیس 29-صفر المظفر 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: تیسرا اجلاس

جلد 3 : شمارہ جات : 1تا6

جلد 4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تیسرا اجلاس

منگل، 16۔اکتوبر 2018

جلد 3 : شمارہ: 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پیش کرنے کے لئے تاریخ اور وقت کا تعین	-----------	1
3۔	ایجنڈا	-----------	3
4۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
5۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	9
6۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	10
7۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	11
	حلف		
8۔	نومنتخب ممبراسمبلی کا حلف	-----------	11
9۔	معزز ممبران کے لئے سیٹنگ پلان کا اعلان	-----------	11
	سرکاری کارروائی		
10۔	سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر وزیر خزانہ کی تقریر	-----------	12
11۔	گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 کا پیش کیا جانا	-----------	27
	مسودہ قانون (جو پیش ہوا)		
12۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب 2018	-----------	27
	جمعتہ المبارک، 19۔اکتوبر 2018		
	جلد 3 : شمارہ: 2		
13۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم سپیکر اعلامیہ	-----------	31
14۔	ایجنڈا	-----------	33
15۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	35
16۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	36
	حلف		
17۔	نومنتخب ممبران اسمبلی کا حلف	-----------	37
18۔	کورم کی نشاندہی	-----------	37
	پوائنٹ آف آرڈر		
19۔	اپوزیشن ممبران کے ایوان میں جناب سپیکر اور اسمبلی سٹاف پر حملے کی مذمت	-----------	38

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
20-	اپوزیشن ممبران کو ایوان میں لانے کا مطالبہ	-----------	49
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
21-	سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث	-----------	51
22-	کورم کی نشاندہی	-----------	66
23-	سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث (---جاری)	-----------	66
	سوموار، 22-اکتوبر 2018		
	جلد 3 : شمارہ: 3		
24-	جناب قائم مقام سپیکر کا بطور ڈپٹی سپیکر اعلامیہ	-----------	71
25-	ایجنڈا	-----------	73
26-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	75
27-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	76
	حلف		
28-	نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف	-----------	77
	تحاریک استحقاق		
29-	قائد حزب اختلاف کی جانب سے جناب سپیکر کے خلاف نازیبا الفاظ	-----------	77
	پوائنٹ آف آرڈر		
30-	سابق سینیٹر جناب نہال ہاشمی کی جانب سے افواج پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی	-----------	79
	تحاریک استحقاق (---جاری)		
31-	قائد حزب اختلاف کی جانب سے جناب سپیکر کے خلاف نازیبا الفاظ (---جاری)	-----------	80

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
32۔	سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث	------------	97
33۔	کورم کی نشاندہی	------------	103
34۔	سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث(۔۔۔جاری)	------------	103
35۔	کورم کی نشاندہی	------------	105
36۔	سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث(۔۔۔جاری)	------------	106
	منگل،23۔اکتوبر2018		
	جلد 3 : شمارہ: 4		
37۔	ایجنڈا	------------	113
38۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	115
39۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	116
	تعزیت		
40۔	ڈیرہ غازی خان میں غازی گھاٹ کے پُل پر بسوں کے حادثہ میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت	------------	117
	تحریک		
41۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 187 کے تحت سپیشل کمیٹی کی تشکیل	------------	117
42۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	119
	قرارداد		
43۔	پاکستان مسلم لیگ(ن) کے راہنما جناب نہال ہاشمی کی جانب سے افواج پاکستان کے خلاف حالیہ بیان کی پُرزور مذمت	------------	120

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
44۔	سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث	------------	122
45۔	کورم کی نشاندہی	------------	153
46۔	سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	------------	153
	بدھ، 24۔اکتوبر 2018		
	جلد 3 : شمارہ: 5		
47۔	ایجنڈا	------------	161
48۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	163
49۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	164
	حلف		
50۔	نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف	------------	165
	تحریک		
51۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 187 کے تحت سپیشل کمیٹی کی تشکیل کی تحریک	------------	165
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
52۔	سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث	------------	168
	جمعرات، 25۔اکتوبر 2018		
	جلد 3 : شمارہ: 6		
53۔	ایجنڈا	------------	195
54۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	203
55۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	204

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	بجٹ		
56۔	سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری	-----------	205
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)		
57۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب 2018	-----------	227
58۔	منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال 2018-19 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	229
59۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	-----------	232
	جمعرات، 8۔ نومبر 2018		
	جلد 4		
60۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	235
61۔	ایجنڈا	-----------	237
62۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	239
63۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	243
64۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	244
65۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	245
66۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	245
	قرارداد		
67۔	ممتاز مذہبی و سیاسی شخصیت مولانا سمیع الحق کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار	-----------	246

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
68۔	ممتاز مذہبی و سیاسی شخصیت مولانا سمیع الحق کی شہادت پر دعائے مغفرت ------------	248
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
69۔	امن و امان پر عام بحث ------------	266
70۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	314
71۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(26)/2018/1859. Dated: 6th October, 2018. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on Tuesday, 16th October, 2018 at 03:00 pm, in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پیش کرنے کے لئے تاریخ اور وقت کا تعین

> "In exercise of the powers conferred under rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby appoint Tuesday, 16th October, 2018 for the presentation of the Annual Budget Statement for the financial year 2018-19 before Provincial Assembly of the Punjab at 3:00 p.m."

Lahore, the
Dated: 6th October, 2018

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ16-اکتوبر2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

(اے) بجٹ کا پیش کیا جانا

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال19-2018

وزیر خزانہ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال19-2018ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی)مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون مالیات پنجاب2018

وزیر خزانہ مسودہ قانون مالیات پنجاب2018ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	:	پی پی۔29
2۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	:	پی پی۔258
3۔	جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے	:	پی پی۔274
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	:	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
2۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، داخلہ *
4۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
5۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر اطلاعات و ثقافت
6۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبرSO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27،29۔اگست، 12۔ستمبر اور18۔اکتوبر2018 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج اجلاس تفویض کیا گیا۔

6

7۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
8۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
9۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
11۔	جناب محمد سبطین خان	:	جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری، تحفظ ماحول*
12۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
13۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
14۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول
15۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
16۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ *
17۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
18۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
19۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
20۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
21۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
22۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
23۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
24۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
25۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
26۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی

7

27۔ جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
28۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
29۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
30۔ جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
31۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیات*
32۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
33۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
34۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
35۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سینئر سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس

منگل، 16-اکتوبر 2018

(یوم الثلاثہ، 6-صفر المظفر 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 4 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۙ﴿۱﴾

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ
وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ
خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ﴿۴﴾
وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ
وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ﴿۵﴾ وَلِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ
جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۶﴾

سُوْرَةُ المُلک آیات 1 تا 6

وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (1) اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے (2) اس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (اے دیکھنے والے) کیا تو (اللہ) رحمٰن کی آفرینش میں کچھ نقص دیکھتا ہے؟ ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ (3) پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کر، تو نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی (4) اور ہم نے قریب کے آسمان کو (تاروں کے) چراغوں سے زینت دی اور ان کو شیطان کے مارنے کا آلہ بنایا اور ان کے لئے دہکتی ہوئی آگ کا

عذاب تیار کر رکھا ہے(5)اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے انکار کیاان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے(6)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

میرا پیمبر عظیم تر ہے
کمال خلاق ذات اس کی، جمال ہستی حیات اس کی
بشر نہیں عظمتِ بشر ہے، میرا پیمبر عظیم تر ہے
شعور لایا کتاب لایا، وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اس نے، وہ آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم اور عمل کی حد بھی، ازل بھی اس کا اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا رہبر ہے،میرا پیمبر عظیم تر ہے
وہ شرح احکام حق تعالیٰ، وہ خود ہی قانون خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری، وہ آپ مہتاب آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی،وہ نقطہ بھی خط بھی دائرہ بھی
وہ خود نظارہ ہے خود نظر ہے،میرا پیمبر عظیم تر ہے
بس ایک مشکیزہ اک چٹائی،ذرا سے جَو ایک چارپائی
بدن پہ کپڑے بھی واجبی سے،نہ خُوش لباسی نہ خُوش قبائی
یہی ہے کل کائنات جس کی،گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی تو سلطان بحر و بر ہے،میرا پیمبر عظیم تر ہے

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے — پی پی-29
2. میاں شفیع محمد، ایم پی اے — پی پی-258
3. جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے — پی پی-274
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے — ڈبلیو-331

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: جو نئے ممبران منتخب ہوئے ہیں ان سے حلف لیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر جناب احمد خان پی پی-87 نے حلف اٹھایا
اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ Seating Plan اور Rules کے مطابق کارروائی کا اعلان کریں۔

معزز ممبران کے لئے سیٹنگ پلان کا اعلان

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسب ہدایت جناب سپیکر تمام معزز ممبران اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے رولز آف پروسیجر بابت 1997 کے رول 8 کے تحت سپیکر کو ایوان میں ممبران کی سیٹوں کا تعین کرنا ہوتا ہے۔ آپ کی توجہ Rule 223 کی شق (e)

کی جانب دلانا چاہتا ہوں جس کے مطابق ممبران صرف اپنی مقرر کردہ seats سے ہی خطاب کر سکتے ہیں لہذا جناب سپیکر نے ان Rules کے مطابق تمام معزز ممبران کی سیٹیں مقرر کر دی ہیں اور Seating Plan باہر لگا دیا گیا ہے۔ تمام معزز ممبران اسمبلی اپنی مقرر کردہ سیٹوں پر ہی تشریف رکھیں گے اور وہیں سے خطاب کریں گے۔ رول 223 کے مطابق اسمبلی اجلاس کے دوران کوئی ممبر اسمبلی کتاب یا اخبار وغیرہ نہیں پڑھے گا دوسرے ممبر اسمبلی کی تقریر کے دوران خاموشی اختیار کرے گا اور موبائل فون استعمال نہیں کرے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: ذرا ایک منٹ بیٹھیں۔ جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ آج کا دن گورنر پنجاب نے رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule134 کے تحت بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ تقریر کریں۔ رولز کے تحت اس کے علاوہ آج کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ منسٹر صاحب! آپ بجٹ تقریر شروع کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے جناب سپیکر کے ڈائس
کے سامنے آکر مسلسل نعرے بازی کرتے ہوئے رپورٹرز کی ٹیبل پر موجود ریکارڈرز،
سیکرٹری اسمبلی کی ٹیبل کا مائیک، ساؤنڈ سسٹم اور tables توڑ دیئے)

سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر وزیر خزانہ کی تقریر

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہم اللہ رب العزت کے شکر گزار ہیں جس نے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کو عوام کی خدمت کی ذمہ داری سونپی۔
جناب سپیکر!

2. آج جب میں وزیر اعظم پاکستان کی قیادت میں اپنے منصب کی اہم ترین ذمہ داری انجام دینے جا رہا ہوں تو میرا ضمیر یہ گوارا نہیں کر رہا کہ ہم گزشتہ حکمرانوں کی طرح صرف اپنی دکان چمکانے کے لئے عوام کو ایک مرتبہ پھر سبز باغ دکھائیں اس لئے میں

اپنی تقریر کا آغاز ماضی میں کی گئی بہت سی تقریروں کی طرح اس جملے سے نہیں کروں گا کہ "آنے والا بجٹ عوامی اُمنگوں کا آئینہ دار ہو گا" کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ آنے والا بجٹ گزشتہ ادوار کی مالی بے ضابطگیوں اور بدعنوانیوں کے منفی اثرات کو زائل کرنے کی کوشش ہو گی تاکہ عوامی امنگوں کی آبیاری کے لئے زمین ہموار کی جا سکے۔ سال 2018-19 کا یہ بجٹ دراصل Corrective Budget ہو گا جو نئے پاکستان کی بنیاد فراہم کرے گا۔

جناب سپیکر!

3. مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ آج حکومت پنجاب جس مالیاتی بحران کا شکار ہے اس کی بنیادی وجہ ماضی کی غیر ذمہ دارانہ پالیسیاں تھیں۔ فیتے کاٹنے کے شوق نے قرض کے بڑھتے ہوئے بوجھ پر فوقیت حاصل کی کیونکہ یہ ان کا درد سر نہیں تھا بلکہ عوام کا مسئلہ تھا کہ وہ کیسے اس قرض کو اُتارنے کے لئے مہنگائی کا بوجھ برداشت کریں گے۔

جناب سپیکر!

4. کسی بھی ذمہ دار حکومت کے لئے قرض وہ آخری راستہ ہوتا ہے جو انتہائی مجبوری کی حالت میں اختیار کیا جاتا ہے تاکہ آمدن اور اخراجات میں فرق کو مٹایا جا سکے لیکن ہماری بد قسمتی کہ گزشتہ حکومت نے اس آخری راستے کو واحد آپشن کے طور پر اختیار کیا۔ میگا پراجیکٹس کے نام پر ایسے منصوبے تشکیل دیئے گئے جن کا مقصد عوام کی فلاح و بہبود سے زیادہ ذاتی خود نمائی تھی۔

جناب سپیکر!

5. حکومت کے لئے ترجیحات کا تعین ایک اہم ترین ذمہ داری ہے۔ جس صوبے کے عوام کو صحت، تعلیم، صاف پانی اور سماجی انصاف میسر نہ ہو تو اُن کی ترجیحات کیا ہونی چاہئیں اس کا فیصلہ آپ خود کر لیں۔ یہاں ذکر کرنے کے لئے ایسے منصوبے تو بہت سے ہیں مگر میں آغاز "اورنج لائن میٹرو ٹرین" سے کروں گا جسے عوامی خدمت کے دعویداروں نے اپنے گلے کا ہار سمجھا اور جاتے جاتے عوام کے حلق کا کانٹا بنا گئے۔ ابتداء میں یہ منصوبہ تقریباً 165۔ارب روپے کا بتایا گیا جبکہ اب یہ منصوبہ 250۔ارب روپے سے بھی زیادہ میں مکمل ہونے کی توقع ہے۔ یہ منصوبہ گزشتہ حکومت کی ناقص منصوبہ بندی کا منہ بولتا

ثبوت ہے۔ میں یہ یاد دلاتا چلوں کہ گزشتہ مالی سال 18-2017 میں صوبہ پنجاب کے 36 اضلاع کے لئے تعلیم اور صحت کا ترقیاتی بجٹ مجموعی طور پر صرف 144۔ارب روپے رکھا گیا تھا۔یہی بات مجھے یہ سوال پوچھنے پر مجبور کر رہی ہے کہ کیا یہ ترجیحات درست تھیں؟

جناب سپیکر!

6. جس صوبے میں 90 لاکھ سے زائد بچے سکول نہ جا رہے ہوں، ایک ایک بیڈ پر تین تین مریض ہوں اور لوگ ہسپتالوں کے برآمدوں اور راہداریوں میں موت کے منہ میں چلے جاتے ہوں، وہاں کی ترجیحات کیا ہونی چاہئیں، کیا ایک عام پاکستانی یہ سوال پوچھ سکتا ہے کہ اس کے حصے کا بجٹ "کاسمیٹک" پراجیکٹس پر کیوں لگا دیا گیا؟

جناب سپیکر!

7. معزز ایوان یہ سوال کرنے میں بھی حق بجانب ہے کہ پنجاب جیسا بڑا اور ہمیشہ سے مالی طور پر مستحکم صوبہ اچانک کس طرح 94۔ارب روپے کے خسارے میں گیا؟ اس کے پیچھے مالی بے ضابطگیوں کی ایک طویل داستان ہے جس کا ذکر بجٹ کی اس تقریر میں ممکن نہیں۔ گزشتہ مالی سال کے اختتام پر سٹیٹ بنک آف پاکستان سے 41۔ارب روپے کا overdraft لینے کے باوجود حکومت پنجاب کے پاس کنٹریکٹرز کے 57۔ارب روپے کے بلز کی ادائیگیوں کے لئے بھی رقم نہیں تھی اور اسی وجہ سے حکومت پنجاب کے خلاف بے شمار کیسز چلے۔ اسی طرح حکومتی قرضہ گزشتہ مالی سال کے اختتام پر 1100۔ارب روپے سے بھی تجاوز کر چکا تھا۔ جس کی پنجاب کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر!

8. میں اس معزز ایوان کے سامنے گزشتہ حکومت کے ADP 2017-18 کی حقیقت بھی بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اعلان کردہ ترقیاتی پروگرام کے 635۔ارب روپے کی رقم کے مقابلے میں actual utilization صرف 411۔ارب روپے کی گئی یعنی کہ ایک تہائی سے زیادہ کا ترقیاتی پروگرام صرف کاغذوں کی حد تک محدود تھا۔ ہم بھی اگر چاہتے

تو اسی طرح کا غیر حقیقی بجٹ پیش کر سکتے تھے۔تاہم ہم نے عوام کو حقائق بتانے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔

جناب سپیکر!

9. اس بجٹ کا ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ وطن عزیز کو درپیش شدید مالی بحران کے پیش نظر وفاقی حکومت کی درخواست پر 148-ارب روپے کی خطیر رقم بجٹ surplus کے طور پر مختص کی جا رہی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کو درپیش سنگین معاشی بحران کی وجہ سے صوبائی حکومت نے انتہائی ذمہ داری سے کام لیتے ہوئے کفایت شعاری کی ایک اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ میں یہاں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ رقم حکومت پنجاب کے اپنے پاس ہی موجود رہے گی اور یہ آئندہ مالی سال کے دوران ہر قسم کے ترقیاتی اخراجات کے لئے دستیاب ہو گی۔ جس کے لئے ہم ایک جامع حکمت عملی ترتیب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

10. یہ معزز ایوان PTI کی حکومت کی ترجیحات سے بخوبی واقف ہے۔ان ترجیحات میں Human Development اور Social Sectors میں بہتری سرفہرست ہے۔وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کا اعلان کردہ 100 Days Reforms Agenda حکومتی منصوبہ بندی میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔یہ 100 روزہ پلان بنیادی طور پر گورننس میں بہتری، مضبوط فیڈریشن، Economic Growth کی بحالی، زراعت کی ترقی، آبی وسائل کی conservation اور سوشل سیکٹرز میں improvement کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔اس کے ساتھ ساتھ National Security and Legislative Reforms بھی اس کا بنیادی جزو ہیں۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ایک مضبوط اور جامع لوکل گورنمنٹ نظام پر یقین رکھتی ہے اور پنجاب میں ایک انقلابی نظام متعارف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس سلسلے میں تیزی سے قانون سازی کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

11. اس 100روزہ پلان کے مطابق حکومت پنجاب,Young Entrepreneurs Investorsاور کسانوں کے لئے بھیEconomic Package Launchکرنے جارہی ہے۔اسی طرح ایک جامعJob Creation Strategyبھی متعارف کرائی جا رہی ہے جس کے تحت نوجوانوں کے لئے روزگار کے ان گنت مواقع پیدا ہوں گے۔پنجاب میں سیاحت کا فروغ بھی حکومت کی مرکزی ترجیحات میں شامل ہے۔اس بجٹ میں حکومت کسان بھائیوں کے لئے آسان کریڈٹ اورOne Window Operationکی سہولیات فراہم کرے گی۔اسی طرح پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے ساتھ ساتھWater Treatment Plantsکی بھی تنصیب کی جائے گی۔خواتین کو معاشرے میں ان کا جائز مقام دلانے کے لئےWomen Empowermentکی ایک جامع حکمت عملی ترتیب دی جا رہی ہے۔اسی طرح Labour Lawsمیں ایسی ترامیم متعارف کروائی جارہی ہیں جن کا مقصد مزدوروں کے حقوق کا تحفظ ہے۔ان قوانین میںPunjab Occupational Safety & Health Act 2018, Punjab Minimum Wages Act 2018اور Punjab Domestic Workers Act 2018شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

12. تحریک انصاف کاReforms Agendaعوام دوست ہے جس کا مرکز پاکستان کے عوام ہیں۔صوبے کی آئندہ پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ بندی عوام کی بنیادی ضروریات، خوراک، تعلیم، صحت،روزگار اور "اپنا گھر" کو مدنظر رکھ کر ترتیب دی گئی ہے۔تبدیلی کا دوسرا عنصر جو وطن عزیز کو قرض کی لعنت سے نجات دلائے گا وہ صنعت کا فروغ اور کاروبار میں اضافہ ہے جسےEase of Doing Business،پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ،اخراجات پر کنٹرول اور محصولات کے نظام میں تبدیلی کے ذریعے ممکن بنایا جائے گا۔ محصولات کے نظام میں تبدیلی صرف آٹومیشن تک محدود نہیں ہوگی بلکہ ان لوگوں کو ٹیکس نیٹ میں لایا جائے گا جو صاحب حیثیت ہونے کے باوجود ٹیکس ادا نہیں کر رہے۔ ٹیکس کاProgressive Systemغریب عوام پر بوجھ میں کمی کا سبب بنے

گا۔اسی طرح ٹیکس دہندگان کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے ایک ایک پائی کا حساب دیں گے۔ تحریک انصاف ماضی کی طرح نمائشی ترقیاتی منصوبوں پر عمل پیرا نہیں ہوگی۔ منصوبہ بندی Outcome Oriented اور Evidence Based ہوگی تاکہ عوام تک حقیقی تبدیلی کے ثمرات پہنچائے جا سکیں۔

جناب سپیکر!

13. اب میں اس معزز ایوان کے سامنے رواں مالی سال 19-2018 کے بجٹ کے اہم خدوخال پیش کرنا چاہتا ہوں۔ نئی حکومت کے رواں مالی سال کے بجٹ کا ٹوٹل حجم 2026۔ارب 51 کروڑ روپے ہوگا۔مالی سال 19-2018 میں General Revenue Receipts کی مد میں 1652۔ارب روپے کا تخمینہ ہے۔Federal Divisible Pool سے پنجاب کو 1276۔ارب روپے کی آمدن متوقع ہے۔ صوبائی ریونیو کی مد میں 376۔ارب روپے کا estimate کیا گیا ہے جس میں taxes کی مد میں 276۔ارب روپے اور non-tax ریونیو کی مد میں 100۔ ارب روپے شامل ہیں۔مالی سال 19-2018 میں جاریہ اخراجات کا کل تخمینہ 1264۔ارب روپے ہے جس میں تنخواہوں کی مد میں 313۔ارب روپے، پنشن کی مد میں 207۔ارب روپے، مقامی حکومتوں کے لئے 438۔ ارب روپے اور سروس ڈلیوری اخراجات کے لئے 305۔ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔یہ سروس ڈلیوری اخراجات بنیادی طور پر عوام کو تعلیم، صحت، امن وامان، اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی، پینے کے لئے صاف پانی اور دیگر ضروری خدمات مہیا کرنے کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔ سالانہ ترقیاتی اخراجات کے لئے 238۔ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ میں ایک مرتبہ پھر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ سابقہ حکومت کی ناقص پالیسیوں اور مالی بے ضابطگیوں کی وجہ سے پنجاب کے ترقیاتی بجٹ میں کمی کرنا ناگزیر تھا لیکن میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری حکومت مالیاتی نظم وضبط اور بہترین منصوبہ بندی سے آنے والے برسوں میں تعمیر و ترقی کے ایک نئے باب کا آغاز کرے گی۔

جناب سپیکر!

14. اب میں رواں مالی سال کے بجٹ میں اہم سیکٹرز میں ہونے والے اہم منصوبہ جات اور اقدامات ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!

15. تعلیم کے میدان میں گزشتہ حکومت کی کارکردگی کا احاطہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو گی کہ اس وقت بھی صوبہ پنجاب میں 90 لاکھ سے زائد بچے سکولوں سے باہر ہیں اور تمام تر حکومتی دعووں کے باوجود آج بھی پنجاب کے عوام کوالٹی ایجوکیشن سے محروم ہیں۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کے لئے تعلیم کے شعبے کی بہتری اوّلین ترجیح ہے۔ مجموعی طور پر رواں مالی سال میں تعلیم کے شعبے کے لئے 373-ارب روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔ جو گزشتہ مالی سال سے 28-ارب روپے زیادہ ہے۔ یہاں سے اندازہ لگالیں کہ ہم اس معاشی بحران کے باوجود بھی تعلیم کے فروغ کو اوّلین ترجیح دے رہے ہیں۔ حکومت پنجاب Sustainable Development Goals 2030 کے تحت تعلیم کے لئے مقرر کردہ تمام اہداف کو حاصل کرنے کا پختہ ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر!

16. سکولوں میں بچوں کے لئے غذا کی فراہمی اور جدید طرز تدریس کو مدنظر رکھتے ہوئے اساتذہ کو Tablet Computers کی فراہمی کے پائلٹ پراجیکٹ کا بھی آغاز کیا جائے گا۔ پنجاب کے سرکاری سکولوں میں ہر سال لگ بھگ 20 لاکھ بچے کچی جماعت میں داخلہ لیتے ہیں اور ایک سال کے اندر ان میں سے 34 فیصد چھوڑ جاتے ہیں۔ میٹرک تک پہنچنے تک صرف سات لاکھ بچے رہ جاتے ہیں جس میں جنوبی اضلاع اور دیہی علاقوں کی بچیاں زیادہ متاثر ہیں۔ اس صورتحال کے تدارک کے لئے رواں مالی سال میں کچی کے بچوں کے لئے ایک نیا Tier متعارف کروایا جارہا ہے جو کہ Pre-Primary Schooling کے ذریعے سے نرسری سے پہلے تعلیم کو فوکس کرے گا۔ اس منصوبے کے لئے 500 ملین سے زائد کی رقم مختص کی جارہی ہے۔ اس منصوبے سے لاکھوں بچے ڈراپ آؤٹ سے بچ جائیں گے۔ اسی طرح پرائمری سکولز میں سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا اور وہ اضلاع جو تعلیمی اہداف میں پنجاب

کے بہتر اضلاع سے پیچھے ہیں ان کے لئے Low Primary District Programmes کا اجراء کیا جا رہا ہے تاکہ اگلے تین سال میں ان اضلاع کی تعلیمی انفراسٹرکچر اور اہداف کی تکمیل بہترین اضلاع کے برابر ہو سکے۔ ایک اور منصوبے کے تحت ہائی سکولز میں Technical and Vocational تعلیم کا ایک نیا ٹریک متعارف کروایا جا رہا ہے جس کے لئے بھی 50 ملین روپے مختص ہیں۔ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت نجی اور سرکاری سکولز کے لئے بالترتیب 12۔ارب اور 4۔ارب روپے کے فنڈز تجویز کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

17. آج کے دور میں قوموں کی ترقی میں بین الاقوامی معیار کی یونیورسٹیاں ہی بنیادی کردار ادا کرتی ہیں، لیکن صوبہ پنجاب میں بدقسمتی سے بین الاقوامی معیار کی یونیورسٹیوں کا فقدان ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ مالی سال میں شمالی، جنوبی اور وسطی پنجاب میں تین نئی اعلیٰ معیار کی یونیورسٹیوں کی Feasibility Study کروائی جا رہی ہے۔ علاوہ ازیں کالجز کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ماڈل کالجز بنائے جا رہے ہیں جس کے بعد مرحلہ وار جامع پالیسی کے تحت تمام کالجز کو ماڈل کالجز میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

18. یوتھ اس ملک کا اثاثہ ہے اس لئے مستحق اور ہونہار طالب علموں کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے ایک ارب روپے کے وظیفہ جات بھی دیئے جائیں گے تاکہ وہ ملک اور قوم کی ترقی کے سفر میں شامل ہو سکیں۔

جناب سپیکر!

19. سوشل سیکٹر میں شامل صحت کے شعبے کی بہتری بھی تحریک انصاف کی پنجاب حکومت کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔ صحت کے شعبے کے لئے مجموعی طور پر 284۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ پنجاب حکومت کی یہ کوشش ہو گی کہ ہمارا صحت کا نظام لوگوں کے لئے Accessible اور Affordable بھی ہو۔ ہماری صحت کے حوالے سے ترجیحات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ گزشتہ مالی سال میں

صوبائی ترقیاتی پروگرام کا 8 فیصد صحت کے لئے مختص کیا گیا تھا جبکہ اس سال ترقیاتی پروگرام کا 14 فیصد صحت کے لئے مختص کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

20. ہمیں احساس ہے کہ ایک موذی مرض میں مبتلا فرد کے خاندان پر کیا قیامت گزرتی ہے اگر اُس کے پاس اپنے پیارے کی جان بچانے کے لئے علاج کے وسائل موجود نہ ہوں اس لئے ہنگامی بنیادوں پر لاکھوں خاندانوں کے درد کا احساس کرتے ہوئے ہم پنجاب میں "انصاف صحت کارڈ" کا نظام لا رہے ہیں۔ "ہیلتھ انشورنس پروگرام" کو پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں جاری کیا جا رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ "انصاف صحت کارڈ" کا یہ پروگرام عوام کو صحت کی بہترین سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

جناب سپیکر!

21. پانی زندگی ہے اور صاف پانی صحت مند زندگی کی علامت ہے۔ صاف پانی کی فراہمی اور نکاسی آب کے لئے ADP میں مجموعی طور پر 20۔ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جس میں سے 12۔ارب روپے نئی سکیموں پر خرچ کئے جائیں گے۔ اس شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے بڑے بڑے اہداف میں "Provision of Clean Water for Healthy Life" کے لئے 5۔ارب روپے اور "Insaaf Programme for Rural Water Supply and Sanitation" کے لئے 5۔ارب روپے شامل ہیں۔ بارانی علاقوں میں Dysfunctional Rural Water Supply Scheme کی بحالی، Waste Water Treatment Plant اور Surface Water Treatment Plant کی تنصیب بھی ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔

جناب سپیکر!

22. ترقی اور خوشحالی کے یکساں مواقع اور وسائل کی منصفانہ تقسیم پنجاب کے تمام علاقوں میں بسنے والوں کا بنیادی حق ہے لیکن حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں۔ جنوبی پنجاب میں رہنے والا ہر دوسرا شخص خط غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہا ہے۔ جنوبی پنجاب کو

اس کی آبادی سے کہیں کم وسائل مہیا کئے گئے اور اس کے جائز حق سے محروم رکھا گیا جس کے نتیجے میں جنوبی پنجاب آج بھی بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔ ہم جنوبی پنجاب سمیت تمام پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لئے فنڈز کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنارہے ہیں۔

جناب سپیکر!

23. اس لئے حکومت پنجاب صوبے میں علاقائی عدم مساوات یعنیRegional Disparity کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ ہمارا عزم کم ترقی یافتہ علاقوں میںDirect Investment کے ذریعے دیہی گھرانوں کی آمدن اور روزگار کے مواقعوں میں اضافہ کرنا ہے۔ موجودہ سال میں پنجاب کے پسماندہ علاقوں میں اربوں روپے کے ترقیاتی پروگرام شروع کئے جارہے ہیں جس سے یہاں پر ترقی اور خوشحالی کے نئے دور کا آغاز ہوگا۔

جناب سپیکر!

24. ان ترقیاتی منصوبوں کے ساتھ ساتھ وزیر اعلیٰ پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ کابینہ کے اجلاس ترتیب وار ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں منعقد کئے جائیں گے۔ اسی طرح سرکاری محکموں کے سربراہان ہر مہینے کم از کم دو سے چار دن جنوبی پنجاب اور کم ترقی یافتہ اضلاع کے سرکاری دورے اور حالات کے جائزہ کے لئے لاہور سے باہر جایا کریں گے۔ ہم نہ صرف پنجاب کے کم ترقی یافتہ اضلاع کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں بلکہ دوسرے صوبوں کی ترقی کے بھی خواہاں ہیں۔چنانچہ ہم بلوچستان میں کارڈیالوجی سنٹر اور چلڈرن ہسپتال بنانے میں بھی تعاون کریں گے۔

جناب سپیکر!

25. یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ زراعت ہماری معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مالی سال2018-19 کے بجٹ میں پروڈکشن سیکٹر کے لئے مجموعی طور پر 93-ارب روپے مختص کئے جارہے ہیں جبکہ گزشتہ سال یہ رقم 81-ارب30 کروڑ روپے تھی۔ حکومت نے کسان بھائیوں کی خوشحالی کے لئے2 لاکھ 50 ہزار بلاسود قرضوں کی فراہمی کے لئے15-ارب روپے

مختص کئے ہیں۔ اس حوالے سے ہم چاہتے ہیں کہ روایتی فصلوں کی بجائے High Value Cash Crops اور باغبانی کی طرف توجہ دی جائے۔ Climate Change کے پیش نظر ہم Horticulture Crops کے لئے OPV's اقسام متعارف کروا رہے ہیں۔ زیتون کی کاشت کے فروغ کے لئے بارانی ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں Centre for Excellence of Olive Research کا قیام بھی عمل میں لایا جارہا ہے۔

جناب سپیکر!

26. پاکستان میں آبپاشی کا نظام دنیا کا سب سے بہترین نظام تھا۔ مگر وقت کے ساتھ ساتھ ناقص پالیسیوں اور غفلت کی وجہ سے ابتر حالت کا شکار ہے لیکن حکومت پنجاب نے آبپاشی نظام کی ترجیحی بنیادوں پر بحالی اور تخمینہ لاگت کے لئے اپنے 100 روزہ پلان میں Asset Management Plan کی تیاری کا ہدف بھی رکھا ہے۔ ہم اس بجٹ میں شعبہ آبپاشی کے لئے مجموعی طور پر 19۔ارب 50 کروڑ روپے مختص کر رہے ہیں۔ ہمارا ہدف ہے کہ مالی سال 2018-19 میں Dadhocha Dam کی تعمیر شروع کی جائے جو کہ راولپنڈی اور اسلام آباد کو صاف پینے کا پانی فراہم کرے گا اور اس کے لئے 6۔ ارب روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ مزید یہ کہ پنجند بیراج کی بحالی اور جلال پور Irrigation کینال سسٹم کی تعمیر کا آغاز بھی رواں سال شروع کیا جائے گا جس سے ضلع بہاولپور اور رحیم یار خان کے 1.6 ملین رقبے کو پانی کی یقینی فراہمی اور ضلع جہلم اور خوشاب کے ایک لاکھ ساٹھ ہزار نئے رقبے کو آبپاشی کی سہولت میسر ہو گی۔ اس کے علاوہ پانی کے صحیح اور فائدہ مند استعمال کے لئے حکومت پنجاب پہلی دفعہ Provincial Water Policy اور Punjab Ground Water Act کی جامع قانون سازی کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔

جناب سپیکر!

27. حکومت پنجاب نے مجموعی طور پر انفراسٹرکچر کے لئے 149۔ارب روپے رکھے ہیں۔ روڈ سیکٹر کے لئے 68۔ارب روپے، ٹرانسپورٹ کے لئے 35۔ارب 50 کروڑ روپے، ضلعی سطح پر دیہی علاقوں تک رسائی کے پروگرام کے تحت سڑکوں کی تعمیر کے لئے 5۔ارب روپے، شاہراہوں کے ملاپ کے لئے تیار کردہ ڈویلپمنٹ پروگرام کے لئے

5-ارب روپے اوراورنج لائن ٹرین کے لئے 33-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ہم پنجاب میں جدید شاہراہوں کا جال بچھانے کے لئے حکومت اور نجی شعبے کی شراکت یعنی Public Private Partnership کے تحت ایک نیا پروگرام متعارف کروا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

28. "کلین اینڈ گرین پنجاب" تحریک انصاف کا ایک ایسا پروگرام ہے جس کے ثمرات آنے والی نسلوں تک پہنچیں گے۔اس کے ساتھ ساتھ World Bank کے تعاون سے پنجاب گرین ڈویلپمنٹ پروگرام (PGDP) کے تحت پنجاب کے ماحولیاتی نظام میں جامع اصلاحات لائی جارہی ہیں۔پوری دنیا کی طرح Global Warming پاکستان کا بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ بالخصوص اس لئے کہ ہم ایک زرعی ملک ہیں اور آب وہوا کی تبدیلی فصلوں کی خرابی کا باعث بنتی ہے۔ ہماری زرخیز زمینیں ہمارے لئے ایک بڑی نعمت ہیں۔ ضروری ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درخت اور سبزہ لگاکر ماحولیاتی تبدیلی کے مضر اثرات سے بچیں۔اس ضمن میں رواں مالی سال کے بجٹ میں ماحولیاتی آلودگی کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے 6-ارب 30 کروڑ روپے کی لاگت سے "Environment Endowment Fund" کا آغاز کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر!

29. تبدیلی کا ایک اور بڑا عنصر جو وطن عزیز کو قرض کی دلدل سے نجات دلائے گا وہ نئی صنعتوں کا قیام، کاروبار میں اضافہ اور نجی شعبہ میں سرمایہ کاری ہے۔ جسے ہم SMEs سپورٹ پروگرام کے فروغ، کاروبار میں آسانی اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ میں اضافے سے ممکن بنائیں گے۔ اس ضمن میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے فروغ کے لئے 4-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ چھوٹے اور درمیانے درجے کی صنعتیں ترقی کریں تاکہ عوام کو آسان روزگار میسر آئے۔اس حوالے سے پنجاب حکومت پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن (PSIC) کی پارٹنرشپ سے SMEs سپورٹ پروگرام کا آغاز کر رہی ہے جس کے تحت 6-ارب روپے کی لاگت سے Entrepreneurial Development Programme کا

آغاز کیا جارہا ہے جبکہ فیصل آباد میں علامہ اقبال انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے 4-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ یہ تمام منصوبے صنعت سازی اور معیشت کے فروغ کے لئے گیم چینجر ثابت ہوں گے۔

جناب سپیکر!

30. وطن عزیز کی ترقی ٹیکس کلچر کو فروغ دیئے بغیر ممکن نہیں۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ جب تک ٹیکسوں کی آمدن میں اضافہ نہیں ہوگا تب تک عوامی فلاح و بہبود کے منصوبے مالیاتی دباؤ کا شکار رہیں گے۔ نتیجتاً ہمارا قرضوں پر انحصار بڑھتا رہے گا جو کہ پہلے ہی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اگر اب بھی ٹیکس دینے کی استعداد رکھنے والے افراد اور ادارے ملکی ترقی میں اپنا حصہ نہیں ڈالیں گے تو معیشت کو تباہی سے بچانا مشکل سے مشکل تر ہوتا جائے گا۔ اس صورتحال کو اب ختم ہونا چاہیئے۔ ہر ایک کو قانون کے مطابق اپنی قومی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔

جناب سپیکر!

31. ملکی معیشت کی مجموعی صورتحال کے پیش نظر ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لا رہے۔ ہماری ترجیح Tax Collection Mechanism میں بہتری اور اصلاحات متعارف کروانا ہے اور اسی پر عملدرآمد کرتے ہوئے ہم 376-ارب روپے صوبائی محاصل اکٹھے کریں گے جو کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں 17 فیصد زیادہ ہوں گے۔ ہماری کوشش ہے کہ ٹیکس کے نظام میں کرپشن، Leakages اور سسٹم کی پیچیدگیوں کی جو شکایات ہیں ان پر توجہ دی جائے اور ان کا ازالہ کر کے ٹیکس دینے کے عمل کو آسان بنایا جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ عوام کا شعور اب اس سطح پر آچکا ہے کہ وہ اپنے پیسوں کا غلط استعمال نہ ہونے دیں گے اور غلط کاموں یعنی Corrupt Practices کا فوری سدباب کریں گے۔ ہم ٹیکس گزار عوام کی سہولت کے لئے E-Payments کا نظام بھی متعارف کروا رہے ہیں جس کے ذریعے لوگ حکومت کو واجب الادا رقوم Online سسٹم کے تحت بآسانی ادا کر سکیں گے۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی میں بھی اصلاحات لائی جائیں گی تاکہ اس ادارے کو مزید فعال بنایا جا سکے۔

اس کے ساتھ ساتھ ریونیو اکٹھا کرنے والے اداروں کی Capacity Building بھی ہمارے ایجنڈے میں سر فہرست ہے۔

جناب سپیکر!

32. ہمارے دور میں E-Governance کا حقیقی معنوں میں آغاز ہو گا۔ ہم جو بھی ترقیاتی منصوبے شروع کرنے جا رہے ہیں ان کی مکمل تفصیل Online میسر ہو گی تاکہ عوام ان سے باخبر رہیں اور اپنی آراء کا اظہار کرتے رہیں۔ عوامی رائے یقیناً ہماری کارکردگی کو مزید بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہو گی۔ ہمارا اوّلین مقصد یہ ہے کہ حکومتی سطح پر ہر حوالے سے مکمل Transparency ہو اور عوامی خزانے کی ایک ایک پائی درست جگہ پر خرچ ہو اور اس کا مکمل حساب موجود ہو اس لئے ہم E-Procurement کا انقلابی نظام متعارف کروا رہے ہیں جو کہ اربوں روپے کے ضیاع اور خُورد بُرد کی مؤثر روک تھام کر سکے گا۔

جناب سپیکر!

33. پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار ایک حقیقی اور جمہوری بلدیاتی نظام کی داغ بیل ڈالی جا رہی ہے اور اختیارات اور وسائل کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لئے نیا بلدیاتی نظام لایا جا رہا ہے۔ اس نظام کے تحت صوبہ بھر کو چھوٹے چھوٹے انتظامی یونٹس میں تقسیم کیا جا رہا ہے جس میں village council اور Neighbourhood کونسل کا نظام متعارف کروایا جا رہا ہے۔ نئے بلدیاتی نظام میں اختیارات اور وسائل عوامی نمائندوں کی دسترس میں ہوں گے اور عوام فیصلہ سازی میں حقیقی معنوں میں شرکت کر سکے گی۔

جناب سپیکر!

34. مالی وسائل کے مؤثر استعمال کے لئے ہم نے تمام ڈیپارٹمنٹس کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ اپنے غیر ترقیاتی اخراجات کو Rationalize کرتے ہوئے ان پر نظر ثانی کریں اور گزشتہ سالوں کا Performance Audit کروائیں۔ کفایت شعاری اور اخراجات کو کنٹرول کرتے ہوئے فنڈز کے غیر ضروری استعمال کو روکیں۔ سادگی اور کفایت شعاری کی یہ حکومتی پالیسی ہر محکمہ پر لاگو ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ وہ آمدن میں اضافے کے مزید ذرائع کو بھی Explore کریں گے۔ رواں مالی سال میں Resource

Mobilization کی اس کاوش کے ذریعے 16-ارب روپے کی اضافی آمدن حاصل ہو گی۔ اسی طرح Expenditure Rationalization کے ذریعے 80-ارب روپے کی بچت حاصل کی گئی ہے۔ چنانچہ مجموعی طور پر رواں مالی سال میں ہمیں 96-ارب روپے کے اضافی وسائل دستیاب ہوئے جن کو ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ مالیاتی نظم وضبط کے لئے Fiscal Responsibility and Debt Management Law متعارف کروایا جا رہا ہے۔ اس قانون کے تحت اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ سرکاری پیسا پورے احساس کے ساتھ خرچ ہو اور ترقیاتی مقاصد کے لئے، لئے گئے قرضے غیر پیداواری منصوبوں پر خرچ نہ ہوں۔

جناب سپیکر!

35. تقریر کا اختتام کرنے سے پہلے میں اپنی پوری ٹیم کا بالخصوص محکمہ خزانہ، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ اور باقی محکموں اور اداروں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے دن رات کام کر کے بجٹ کی تیاری میں اپنا حصہ شامل کیا۔

جناب سپیکر!

36. ہم خود کو عقلِ کل نہیں سمجھتے، مکمل صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ غلطیاں ہم سے بھی ہو سکتی ہیں مگر یقین ہے کہ اپوزیشن کا مثبت کردار ہمیں اپنی غلطیاں سدھارنے کا موقع فراہم کرے گا۔ اپوزیشن کی جانب سے آنے والی مثبت تنقید کو ہم ہر قدم پر خوش آمدید کہیں گے۔

جناب سپیکر!

37. حکومت صرف ہمارا اعزاز ہی نہیں امتحان بھی ہے اس لئے میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں یہ ذمہ داری احسن طریقے سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اپنی عوام کے سامنے بھی سرخرو ہوں اور مالک حقیقی کے سامنے بھی۔ میں تمام ایوان سے بھی درخواست گزار ہوں کہ وہ اس وقت تمام اختلافات کو نظر انداز کر کے صرف اور صرف پاکستان کی خاطر معیشت کی بحالی اور قوم کی خوشحالی میں ہمارا ساتھ دیں۔

پاکستان زندہ باد

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پیش کریں۔

گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 کا پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پیش کر دیا گیا ہے۔

مسودہ قانون

(جو پیش ہوا)

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2018

MR SPEAKER: Now, Minister for Finance may introduce the Punjab Finance Bill 2018.

MINISTER FOR FINANCE ***(Makhdoom Hashim Jawan Bakht):*** Mr Speaker! I introduce the Punjab Finance Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2018 has been introduced in the House.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 19-اکتوبر 2018 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔